بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

تذکیر بالقرآن

Reflections from Qur'an

قرآن مجید کی منتخب آیات کی تفسیر

A Summary of Qur'anic Teachings

Part – 23

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Seymour Road

London,

United Kingdom

Telephone: +44 7853099327

پارہ - 23

اہم تفسیری نکات

قرآن مجید کا تئیسواں پارہ سورۃ یٰسٓ کی بقیہ آیات 22 تا 83، سورۃ الصّافات مکمل، سورۃ ص مکمل اور سورۃ الزمر کی پہلی 31 آیات پر مشتمل ہے۔

سورۃ یٰسٓ کی خصوصیات

قرآن مجید پڑھنے سے برکت حاصل ہوتی ہے، سورہ یٰسٓ کو حدیث مبارک میں قرآن کا دل کہا گیا ہے، اور اس کے پڑھنے کے بہت سے فضائل احادیث میں وارد ہیں۔

قلب القرآن

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا، وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰس۔۔۔ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورت یٰسٓ ہے۔(ترمذی)

Heart of Qur’an

Hadith: Everything has a heart and the heart of the Qur’an is Surah Ya’seen.

امام غزالیؒ نے فرمایا کہ سورۃ یٰسین کو قلب قرآن فرمانے کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ اس سورۃ میں قیامت اور حشر و نشر کے مضامین خاص تفصیل اور بلاغت کے ساتھ آئے ہیں اور اصول ایمان میں سے عقیدہ آخرت وہ چیز ہے جس پر انسان کے اعمال کی صحت موقوف ہے۔ خوف آخرت ہی انسان کو عمل صالح کے لئے مستعد کرتا ہے اور وہی اس کو ناجائز خواہشات اور حرام سے روکتا ہے۔ تو جس طرح بدن کی صحت قلب کی صحت پر موقوف ہے اسی طرح ایمان کی صحت فکر آخرت پر موقوف ہے۔(روح المعانی)

جان بہ لب مریض اور میت پر سورۃ یٰسٓ کی تلاوت

حدیث: عقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اقرو یٰس علی موتاکم ۔ اپنے مرنے والوں پر سورۃ یٰسین کی تلاوت کرو۔(ابوداؤد)

اور یہ حکم ایسے مریض کیلئے ہے جس پر سکرات الموت طاری ہے یعنی زندگی کے آخری لمحات تاکہ اس کے ایمان کی تجدید ہو سکے۔

حدیث: حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ جس مرنے والے کے پاس سورۃ یٰسین پڑھی جائے تو اس کی موت کے وقت آسانی ہو جاتی ہے۔(ابن حبان)

Surarh Ya'seen is a Reminder of Iman (Faith)

It is recommended to recite this Surah before a dying person or the person who is in the last moments of life.

اس کی ایک وجہ محدثین نے یہ بیان کی کہ سورۃ یٰس میں بنیادی عقائد یعنی توحید، آخرت کے موضوعات شامل ہیں اور میت کے سامنے تلاوت گویا اس کے سامنے ایمان کی یاددہانی اور تذکیر ہے تاکہ خاتمہ بالایمان اور خاتمہ بالخیر میں معاون ہو سکے۔

اس ہدایت میں میت بھی شامل ہے۔میت پر نوحہ خوانی کے بجائے میت پر سورۃ یٰس کی تلاوت کی جائے۔(واللہ اعلم)

ضروریات کے پورا ہونے میں معاون

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ يٰس فِي صَدْرِالنَّهَارِ ، قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ۔

جو شخص دن کے اول حصّے میں سورۃ یٰس پڑھ لیتا ہے اس کی پورے دن کی ضروریات پوری کر دی جاتی ہیں۔

(سنن الدارمي، المعجم الأوسط للطبراني)

سورۃ یٰس میں بنیادی عقائد کا بیان

میں اللہ کی عبادت کیوں نہ کروں؟

ومالی لا اعبد الّذی فطرنی والیه ترجعون

میں کیوں اسکی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور جسکی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے؟

And why should I not worship the One Who has originated me, and to Whom you will be returned.

اللہ پر ایمان رکھنے والے ایک شخص کا کلمہ حق کا اعلان

تاریخی روایات میں آئمہ تفسیر حضرت ابن عباس، مجاہدؒ سے منقول ہے کہ یہ شخص حبیب بن اسماعیل نجار تھا اور اس کا تعلق پچھلی امتوں میں سے تھا۔ اس کو کلمہ حق کہنے کی پاداش میں شہید کر دیا گیا تھا۔ اسی شخص سے متعلق کئی احادیث میں بھی ذکر ملتا ہے۔

داعیانہ اسلوب

اس شخص (حبیب نجار) کی سیرت میں داعیان دعوت و تبلیغ کیلئے بہت اہم سبق ہے۔ بالخصوص ایسے ماحول اور معاشرے میں جہاں ایمان والوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہو، دعوت و اصلاح معاشرہ کا کام کرنے والوں کیلئے نمونہ ہے۔

حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے آپؐ پر ایمان لانے والے تین اشخاص

تفسیر کی کتابوں میں تین اشخاص کا ذکر ملتا ہے جو حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے آپؐ پر ایمان لائے تھے۔

1۔ ان تین اشخاص میں سے پہلا شخص حبیب نجار ہے، جس کا ذکر سورۃ یٰسین میں ہے (وجاء من اقصی المدینۃ رجل یسعیٰ۔۔) جو ہمارے رسول اللہ ﷺ پر آپ کی بعثت سے چھ سو سال پہلے ایمان لایا۔

2۔ دوسرا شخص تبع اکبر کے متعلق منقول ہے کہ رسول اللہؐ کی بشارت کتب سابقہ میں پڑھ کر آپ کی ولادت سے بہت پہلے آپ پر ایمان لایا تھا۔

3۔ تیسرے بزرگ آدمی جو آپؐ پر آپ کی بعثت اور آپ کے اعلان نبوت و رسالت سے پہلے ایمان لائے وہ ورقہ بن نوفل ہیں جن کا ذکر صحیح بخاری کی حدیث ابتداء وحی کے واقعات میں آیا ہے۔

یہ بھی رسول کریم ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ کی ولادت و بعثت سے پہلے آپ پر یہ تین آدمی ایمان لے آئے تھے یہ معاملہ کسی اور رسول و نبی کے ساتھ نہیں ہوا۔

دور نبویؐ میں دعوت حق کی پاداش میں قربانی کا واقعہ

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی (رض) نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور اگر اجازت دیں تو میں اپنی قوم میں تبلیغ دین کیلئے جاؤں اور انہیں دعوت اسلام دوں؟ آپ نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں قتل کر دیں؟ جواب دیا کہ حضورؐ اس کا تو خیال تک نہیں۔ انہیں مجھ سے اس قدر الفت وعقیدت ہے کہ میں سویا ہوا ہوں تو وہ مجھے جگائیں گے بھی نہیں، آپؐ نے فرمایا اچھا پھر جایئے۔ یہ چلے۔ انہوں نے کہنا شروع کیا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم ان بتوں کو ترک کر و یہ لات وعزیٰ دراصل کوئی چیز نہیں۔۔۔ اسلام بھلائی چارے کا دین ہے وغیرہ۔ ابھی تین مرتبہ ہی اس کلمہ کو دوہرایا تھا جب ایک بدنصیب شخص نے دور سے ایک ہی تیر چلایا جو رگ اکحل پر لگا اور اسی وقت شہید ہو گئے۔ حضورؐ کے پاس جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ ایسا ہی تھا جیسے سورۃ یٰس والا جس نے کہا تھا کاش کہ میری قوم میری مغفرت وقدر کو جان لیتی۔

دعوت واصلاح کا پیغمبرانہ طریقہ

آیت: وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ (یٰسین۔17) میں داعیان دین کی دعوتی حکمت عملی کا خلاصہ بیان کر دیا گیا۔ یعنی ہمارا جو کام تھا وہ کر چکے کہ تمہیں اللہ کا پیغام واضح کر کے پہنچا دیا، آگے تمہیں اختیار ہے، مانو یا نہ مانو۔ دیکھئے ان کے کسی لفظ میں کیا اشتعال انگیزی کا کوئی تاثر ہے؟

قرآن مجید میں دعوت وتبلیغ کا پیغمبرانہ اسلوب جگہ جگہ بیان کیا گیا۔ مخاطبین دعوت کے انکار کے باوجود انبیاء سابقین نے ان کیلئے دعا کی: یعنی میرے پروردگار میری قوم کو ہدایت عطا فرما۔

آج کل کے مبلغین اور خدمت دعوت واصلاح کے انجام دینے والوں نے عموماً اس داعیانہ اسوہ اور پیغمبرانہ منہاج دعوت کو چھوڑ دیا ہے۔ اسی لئے ان کی دعوت وتبلیغ بے اثر ہو کر رہ گئی ہے۔ تقریر وخطاب میں غصہ کا اظہار، مخالف پر طنزیہ فقرے چست کرنا بڑا کمال سمجھا جاتا ہے، جو مخالف کو اور زیادہ ضد وعناد کی طرف دھکیل دیتا ہے: اللھم اجعلنا متبعین لسنن انبیاءک ووفقنا لما تحب و ترضاہ۔

داعیان اسلام اور مربّیین کے لئے اہم ہدایات

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ (یٰسین۔21)

پیروی کرو اُن لوگوں کی جو تم سے کوئی اجر نہیں چاہتے اور ٹھیک راستے پر ہیں۔

اس ایک فقرے میں اس بندۂ خدا (بنی نجار، جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے) نے نبوت کی صداقت کے سارے دلائل سمیٹ کر رکھ دیے۔ ایک نبی یا ایک داعی کی صداقت دو ہی باتوں سے جانچی جا سکتی ہے۔ ایک، اس کا قول و فعل۔ دوسرے اس کا بے غرض ہونا۔ اس شخص کے استدلال کا منشا یہ تھا کہ اول تو یہ لوگ سراسر معقول بات کہہ رہے ہیں اور ان کی اپنی سیرت بالکل بے داغ ہے۔ دوسرے کوئی شخص اس بات کی نشاندہی نہیں کر سکتا کہ اس دین کی دعوت یہ اپنے کسی ذاتی مفاد کی خاطر دے رہے ہیں۔ اس کے بعد کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ان کی بات کیوں نہ مانی جائے۔ اس شخص کا یہ استدلال نقل کر کے قرآن مجید نے لوگوں کے سامنے مربّی اور داعی کا معیار رکھ دیا کہ کسی کی دعوت دین کو پرکھنا ہو تو اس کسوٹی پر پرکھ کر دیکھ لو۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا قول و عمل بتا رہا ہے کہ وہ راہ راست پر ہیں۔ اور پھر ان کی سعی وجہد کے پیچھے کسی ذاتی غرض کا بھی نام و نشان نہیں ہے۔ پھر کوئی معقول انسان ان کی بات کو رد آخر کس بنیاد پر کرے گا۔

انبیاءؑ کی ناقدری اور استہزا

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔

افسوس بندوں کے حال پر، جو رسول بھی ان کے پاس آیا وہ اس کا استہزاء اور تمسخر ہی کرتے رہے۔ (یٰس۔30)

How regretful for the servants. There did not come to them any messenger except that they used to ridicule him.

توحید، آخرت، اللہ کی قدرت کے کرشمے

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُوْنَ۔ (یٰسین۔33)

اِن لوگوں کے لئے بے جان زمین ایک نشانی ہے ہم نے اس کو زندگی بخشی اور اس سے غلہ نکالا جسے یہ کھاتے ہیں۔

سورۃ یٰسین میں زیادہ تر مضامین آیات قدرت اور اللہ تعالیٰ کے انعامات و احسانات بیان کر کے آخرت پر استدلال اور حشر و نشر کے عقیدے پر پختہ کرنے سے متعلق ہیں۔ مذکور الصدر آیات میں قدرت الٰہیہ کی ایسی ہی نشانیاں بیان فرمائی گئی ہیں جو ایک طرف اس کی قدرت کاملہ کے دلائل واضحہ ہیں، دوسری طرف انسان اور عام مخلوقات پر حق تعالیٰ کے خاص انعامات و احسانات اور ان میں عجیب و غریب حکمتوں کا اثبات ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے وجود پر، میری قدرت پر اور مردوں کو زندگی دینے پر ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مردہ زمین جو بنجر خشک پڑی ہوئی ہوتی ہے جس میں کوئی روئیدگی، تازگی، ہریالی، گھاس وغیرہ نہیں ہوتی۔ میں اس پر بارش برساتا ہوں وہ مردہ زمین جی اٹھتی ہے لہلہانے لگتی ہے ہر طرف سبزہ ہی سبزہ اگ جاتا ہے اور قسم قسم کے پھل پھول وغیرہ نظر آنے لگتے ہیں۔ یہ اللہ کے کام ہیں اور اس کی یہ مہربانی ہے اور اس کے احسان کے ساتھ ہی ساتھ یہ اس کی قدرت کے نمونے ہیں۔ پھر لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو شکر گذاری نہیں کرتے؟ اور اللہ تعالیٰ کی بے انتہا ان گنت نعمتیں اپنے پاس ہوتے ہوئے اس کا احسان نہیں مانتے؟

ہر چیز کے جوڑے پیدا کیئے

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ

وہ پاک ذات ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہوں، خواہ خود ان کی اپنی جنس (یعنی نوع انسانی) میں سے ہوں یا اُن اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں ہیں۔ (یٰس۔36)

Pairing in Everything

Glory be to the One Who created all ˹things in˺ pairs—From what the earth produces, their genders, or what they do not know!

گردش لیل و نہار۔ اللہ کی نشانی

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۙ

اور ان کے لیے رات بھی ایک نشانی ہے کہ ہم اس کے اوپر سے دن کو اتار دیتے ہیں پھر ناگہاں وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ (یٰس۔37)

Sign in the Alternation of Day and Night

There is also a sign for them in the night: We strip from it daylight, then—behold!—they are in darkness.

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی ایک اور نشانی بیان ہو رہی ہے اور وہ دن رات ہیں جو اجالے اور اندھیرے والے ہیں اور برابر ایک دوسرے کے پیچھے جا رہے ہیں۔ایک دوسرے کے تعاقب میں ہیں جیسے فرمایا:

يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا

رات سے دن کو چھپاتا ہے اور رات دن کو جلدی جلدی ڈھونڈتی آتی ہے۔۔(الاعراف:54)

حدیث میں ہے جب ادھر سے رات آجائے اور دن ادھر سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے دار افطار کر لے۔ ظاہر آیت تو یہی ہے لیکن حضرت قتادہ(رض) فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب مثل آیت:

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

یعنی اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے۔(حدید۔6)

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ

نہ سورج کی یہ مجال کہ وہ(اپنی جگہ چھوڑ کر)چاند سے جا ٹکرائے۔اور نہ رات دن سے پہلے نمودار ہو سکتی ہے،اور سب(ستارے اور سیارے)اپنے اپنے فلک میں تیر رہے ہیں۔(یٰس۔40)

It is not for the sun to catch up with the moon, nor does the night outrun the day. Each is travelling in an orbit of their own.

انفاق کرنے سے انکاری، (یٰس۔47)

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ کے مظاہر قدرت وحکمت،زمین، آسمان وغیرہ میں بیان کر کے خداشناسی اور توحید کی دعوت دی گئی تھی،اور اس کے قبول کرنے پر جنت کی دائمی نعمتوں اور راحتوں کا وعدہ تھا،اور نہ ماننے پر عذاب کی وعید۔

آیات مذکورہ اور ان کے بعد آنے والی آیات میں قریش مکہ جو اس دعوت کے بلاواسطہ مخاطب تھے ان کی کج روی کا بیان ہے، کہ نہ ان پر ترغیب ثواب کا اثر ہوتا ہے،نہ ترہیب عذاب کا۔

اس سلسلے میں سورۃ یٰسین کے اس حصے میں دو مکالمے ذکر کئے گئے ہیں۔

پہلا مکالمہ یہ ہے کہ جب منکرین کو آخرت میں جوابدہی کا احساس دلایا جاتا ہے تو ان کا ردعمل اعـــراض ہوتا ہے۔ آیت کے الفاظ میں کہ ان کے پاس ان کے رب کی جو بھی آیت آتی ہے وہ اس سے اعراض اور لاپرواہی ہی کرتے ہیں۔ غفلت ایک ایسی بیماری ہے جو ایک بندہ کو یاد خدا اور فـکر آخـرت سے دور کر دیتی ہے۔

دوسرا مکالمہ یہ ہے کہ جب ان کو غریبوں مسکینوں کی امداد کرنے اور بھوکوں کو کھانا کھلانے کے لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں دیا ہے تم اس میں سے محتاجوں کو دیا کرو، تو یہ لوگ بطور اسـتہزاء کے کہتے ہیں کہ جب تم یہ کہتے ہو کہ رازق سب مخلوق کا اللہ تعالیٰ ہے اور اس نے ان کو نہیں دیا، تو ہم کیوں دیں تم جو ہمیں نصیحت کرتے ہو کہ ہم ان کو رزق دیا کریں۔ حالانکہ ان غافلوں نے یہ نہ سمجھا کہ رازق مطلق کا قانون حکیمانہ یہ ہے کہ ایک انسان کو دے کر اس کو دوسروں کے لئے واسطہ اور سبب بناتا ہے، اور بالواسطہ دوسروں کو دیتا ہے، اگرچہ وہ اس پر بھی یقینا قادر ہے کہ سب کو خود ہی بلاواسطہ رزق پہنچادے، جیسا کہ حیوانات کو رزق ملتا ہے۔ ان میں کوئی مالدار کوئی غریب نہیں، ان کا کوئی فوڈسٹور تیج نہیں ہوتا۔ کوئی کسی کو نہیں دیتا، سب کے سب قدرتی دسترخوان سے کھاتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ انسانوں میں نظام معیشت اور باہمی تعـاون وتنـاصر کی روح پیدا کرنے کے لئے رزق پہنچانے میں بعض کو بعض کے لئے واسطہ بناتا ہے، تاکہ خرچ کرنے والے کو ثواب ملے اور جس کو دیا جائے اس کی ضرورت پوری ہو۔ انسانوں کا باہمی تعاون وتناصر جس پر سارا نظام عالم قائم ہے، یہ جبھی باقی رہ سکتا ہے جبکہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت ہو، غریب کو مالدار کے پیسے کی حاجت ہے اور مالدار کو غریب کی محنت کی ضرورت، ان میں سے کوئی کسی سے بے نیاز نہیں۔ اور غور کریں تو کسی کا کسی پر احسان بھی نہیں، ہر شخص جو کچھ کسی کو دیتا ہے وہ اپنے فائدے کے لئے دیتا ہے۔

نفخ صور، قبروں سے اٹھنا، (یٰس۔51)

حیات بعد الموت، (یٰس۔52)

آج کسی پر ظـلم نہیں ہوگا

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

آج کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے۔ (یٰس۔54)

On that Day no soul will be wronged in the least, nor will you be rewarded except for what you used to do.

سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔

مہربان رب کی طرف سے انہیں سلام کہا جائے گا۔(یٰس۔58)

Greetings of Peace by Allah

And “Peace!” will be ˹their˺ greeting from the Merciful Lord.

صرف میری عبادت

وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ۣ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

اور میری ہی عبادت کرنا۔یہی سیدھا راستہ (صراط مستقیم) ہے؟(یٰس۔61)

Straight Path

But to worship Me ˹alone˺? This is the Straight Path.

زبان بندی، اعضاء کو بولنے کا موقع

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔

آج ہم اِن کے منہ (زبانیں) بند کر دیں گے۔ اِن کے ہاتھ بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ دنیا میں کیا کمائی کرتے رہے ہیں۔(یٰس۔65)

Testimony of Hands and Feet

On this Day We will seal their mouths, their hands will speak to Us, and their feet will testify to what they used to commit.

بڑھاپا بچپن کی طرح ہو جاتا ہے

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ

اور ہم جسے طویل عمر دیتے ہیں اسے قوت و طبیعت میں واپس (بچپن یا کمزوری کی طرف) پلٹا دیتے ہیں، پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے۔(یٰس۔68)

And whoever We grant a long life, We reverse them in development. Will they not then understand?

قرآن بنیادی طور پر زندہ لوگوں کیلئے اترا

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا

تا کہ اس کے ذریعہ زندہ افراد کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں۔(یٰس۔70)

Qur'an is a reminder for Living People

To warn whoever is alive.

کن فیکون کی مالک ہستی

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

اس کی تو یہ شان ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اتنا ہی فرما دیتا ہے کہ کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔(یٰس۔82)

Allah says Be and its Done

All it takes, when He wills something ˹to be˺, is simply to say to it: "Be!" And it is!

ماشاءاللہ کان ومالم یشاء لم یکن

جو اللہ چاہتے ہیں وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتے وہ نہیں ہوتا۔

Whatever Allah wills it happens and whatever he does not wills it does not happen

اقتدار اعلیٰ کی مالک ہستی

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

وہ ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا کامل اختیار ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔(یٰس۔36)

So glory be to the One in Whose Hands is the authority over all things, and to Whom ˹alone˺ you will ˹all˺ be returned.

سورۃ الصّٰفّٰت

Chapter-37: (Angles) Lined up in Rows

سورۃ الصّافات مکی سورت ہے اور اس میں 182 آیات ہیں۔

سورت کے اہم مضامین

یہ سورت مکی ہے، اور دوسری مکی سورتوں کی طرح اس کا بنیادی موضوع بھی ایمانیات ہیں اور اس میں توحید، رسالت اور آخرت کے عقائد کو مختلف طریقوں سے مدلل کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں چند عقائد باطلہ کی تردید بھی ہے، اور آخرت میں جنت دوزخ کے حالات کی منظر کشی بھی۔ جو عقائد تمام انبیاءؑ کی دعوت میں شامل رہے ان کو مدلل کرنے اور منکرین کے شبہات واعتراض کو دور کرنے کے بعد چند انبیاء سابقین کا تذکرہ ہے جن میں حضرت نوح، حضرت ابراہیم، اور ان کے صاحبزادگان، حضرت موسیٰ وہارون حضرت الیاس، حضرت لوط اور حضرت یونس (علیہم السلام) کے واقعات کہیں اجمالاً اور کہیں تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں۔

پہلا مضمون توحید

سورت کو عقیدہ توحید کے بیان سے شروع کیا گیا ہے۔ اور پہلی چار آیتوں کا اصل مقصد یہ بیان کرتا ہے کہ آیت: ان الٰہکم لواحد (بلاشبہ تمہارا معبود ایک ہے)۔

صف بنانے والے فرشتے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا۔

By those ⌜angels⌝ lined up (in front of Allah).

فرشتوں کا تذکرہ

نماز میں صف بندی کی اہمیّت و آداب

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: ہمیں سب لوگوں پر تین باتوں میں فضیلت دی گئی ہے:

1۔ صفوفنا کصفوف الملائکہ۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی کی گئی ہیں۔

2۔ ہمارے لیے ساری زمین مسجد بنادی گئی ہے۔

3۔ اور پانی کے نہ ملنے کے وقت زمین کی مٹی ہمارے لیے وضو کے قائم مقام کی گئی ہے۔ (مسلم)

حدیث: ایک مرتبہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا:
تم اس طرح صفیں کیوں نہیں باندھتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے سامنے صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم نے پوچھا کہ وہ کس طرح؟ آپؐ نے فرمایا کہ فرشتے اگلی صفوں کو پہلے پورا کرتے ہیں اور ان کی صفیں بالکل ملی ہوئی ہوتی ہیں (درمیان میں خلا نہیں ہوتا)۔ (مسلم)

نظم وضبط دین میں مطلوب ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر کام میں نظم وضبط اور ترتیب وسلیقہ کا لحاظ رکھنا دین میں مطلوب اور اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو یا اس کے احکام کی تعمیل، یہ دونوں مقصد اس طرح بھی حاصل ہو سکتے تھے کہ فرشتے صف باندھنے کے بجائے ایک غیر منظم بھیڑ کی شکل میں جمع ہو جایا کریں، لیکن اس بدنظمی کے بجائے انہیں صف بندی کی توفیق دی گئی، اور اس آیت میں ان کے اچھے اوصاف میں سب سے پہلے اسی وصف کو ذکر کر کے بتادیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا بہت پسند ہے۔

چنانچہ انسانوں کو بھی عبادت کے دوران اس صف بندی کی ترغیب وتاکید کی گئی ہے۔

فرشتوں کی ایک عبادت تلاوت بھی ہے

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا۔ (صفٰت۔3)

پھر ذکر (قرآن مجید) کی تلاوت کرنے والے فرشتے۔۔

فرشتوں کی ایک صفت فالتلیت ذکراً ہے۔یعنی یہ فرشتے ذکر کی تلاوت کرنیوالے ہیں۔ذکر سے اکثر مفسرین نے قرآن کی تلاوت مرادلی ہے۔ذکر کا مفہوم نصیحت کی بات بھی ہے اور یادخدا بھی۔پہلی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ یہ قرآن کی تلاوت کرنے والے ہیں۔یہ تلاوت حصول برکت اور عبادت کے طور پر بھی ہوسکتی ہے،اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے وحی لانے والے فرشتے مراد ہوں کہ وہ انبیاء(علیہم السلام) کے سامنے ان کتب ساوی کی تلاوت کرکے انہیں اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔اور دوسری صورت میں جبکہ "ذکر" سے مراد یادخدالی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ ہردم ان کلمات کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں،جو اللہ کی تسبیح وتقدیس پر دلالت کرتے ہیں۔

یہاں قرآن کریم نے فرشتوں کی تین صفات ذکر کرکے بندگی کے تمام اوصاف کو جمع کردیاہے یعنی:

1۔عبادت کے لئے صف بستہ رہنا۔

2۔طاغوتی طاقتوں کو اللہ کی نافرمانی سے روکنا۔

3۔اللہ کے احکام ومواعظ کوخود پڑھنااور دوسروں کو پہنچانا۔

ظاہر ہے کہ بندگی کا کوئی عمل ان تین شعبوں سے خالی نہیں ہوسکتا۔لہٰذاایک بندہ مومن کو عبادات،اطاعات،نظم وضبط، دعوت دین،امر بالمعروف ونہی عن المنکر،ذکرالٰہی تلاوت وتدبر قرآن کا اہتمام کرناچاہیئے۔

آسمان دنیااور حفاظتی نظام

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَـةِ ۨ الْكَوَاكِبِ۔ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ۔

بے شک ہم ہی نے آسمان دنیاکوستاروں کی زینت سے مزین کیا۔ اور اسے ہر ایک سرکش شیطان سے محفوظ رکھاہے (صافات۔6۔7)۔

Decorated and Protected Sky

Indeed, We have adorned the lowest heaven with the stars for decoration. And ˹for˺ protection from every rebellious devil.

اس حفاظتی نظام (شہاب ثاقب) کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے۔

یوم الفصل۔صافات۔21

اللہ کے مخلص بندے۔ صافات۔40

جنّتی شخص کی ہمکلامی۔صافات۔51

(فوز عظیم) عظیم کامیابی کااقرار۔صافات۔60

انبیاءؑ سابقین کاتذکرہ اورانکی سیرت کے پیغام

تسبیح واستغفار سے مصائب دور ہوتے ہیں

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَۙ۔

اس آیت (صافات۔143) سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصائب اور آفتوں کو دور کرنے میں تسبیح واستغفار خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ سورۃ انبیاء میں گزرچکا ہے کہ جب حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں تھے تو یہ کلمہ خاص طور سے پڑھتے تھے: لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کلمہ کی برکت سے انہیں اس آزمائش سے نجات عطا فرمائی اور وہ مچھلی کے پیٹ سے صحیح سالم نکل آئے۔

حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت یونسؑ نے جو دعا مچھلی کے پیٹ میں کی تھی یعنی لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین۔ اسے جو مسلمان بھی کسی مقصد کے لئے پڑھے گا، اس کی دعا قبول ہوگی۔(ابوداؤد)

سب انبیاءؑ پر سلامتی کی دعا: علیہ السّلام،

تمام انبیاءؑ کااحترام

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ۔وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن

اور تمام پیغمبروںؑ پر سلام ہو۔اور ساری تعریف اللہ ربّ العالمین ہی کے لیے ہے۔(صافات۔181-182)

Peace and Blessings be upon all Prophets

Peace be upon the messengers. And praise be to Allah—Lord of all worlds.

تمام انبیاء پر سلام کا حکم(علیہم السّلام)۔

حضور ﷺ پر درود و سلام کا حکم(صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)۔

حدیث:اذا سلّمتم علیّ فسلّمو علی المرسلین فانا رسول من المرسلین۔

When you send Salam on me, send Salam on all the Messengers, for I am one of the Messengers. (Ibn Jarir)

سورۃ صافات کی آخری تین آیات کی فضیلت

Whoever wants a greater measure of reward on the Day of Resurrection, let him say at the end of any sitting/gathering:

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ۔ وَسَلَمٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ – وَالْحَمْدُ للَّهِ رَبّ الْعَلَمِينَ۔

Glorified be your Lord, the Lord of honor, glory and power! (He is free) from what they attribute unto Him! And Salam (peace!) be on the Messengers! And all the praises and thanks be to Allah, Lord of all that exists).

ان آیتوں پر سورۃ صافات کو ختم کیا گیا ہے،اور حقیقت یہ ہے کہ اس حسین خاتمے کی تشریح کے لئے ایک کتاب چاہیئے۔

مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان تین مختصر آیتوں میں اس سورت کا خلاصہ بیان کر دیا ہے۔

1۔سورت کی ابتداء توحید کے بیان سے ہوئی تھی چنانچہ پہلی آیت میں اسی طویل مضمون کی طرف اشارہ ہے۔

2۔اس کے بعد سورت میں انبیاء سابقین کا تذکرہ ہے چنانچہ دوسری آیت میں ان کی طرف اشارہ ہے۔

3۔اس کے بعد اس سورت میں چند عقائد باطلہ کی تردید ہے جو بھی توحید کا اثبات اور باطل خیالات و افکار سے چھٹکارا حاصل کرلے گا وہ بالآخر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پر مجبور ہو گا، چناچہ اسی حمد و ثناء پر سورت کو ختم کیا گیا ہے۔

اختتام مجلس کی دعا

اس کے ساتھ ساتھ ان آیات کے ذریعے یہ تعلیم بھی دے دی گئی ہے کہ ایک مومن کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے ہر مضمون، ہر خطبے اور ہر مجلس کا اختتام باری تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے اور اس کی حمد و ثناء پر کرے۔ چناچہ علامہ قرطبی نے یہاں اپنی سند سے حضرت ابو سعید خدریؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے کئی بار سنا کہ آپ نماز ختم ہونے کے بعد یہ آیات تلاوت فرماتے تھے: سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَي الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

قول علی رضی اللہ عنہ: متعدد تفاسیر میں امام بغوی کے حوالہ سے حضرت علی کا یہ قول منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ قیامت کے دن اسے بھرپور پیمانے سے اجر ملے، اسے چاہئے کہ وہ اپنی ہر مجلس کے آخر میں یہ پڑھا کرے: سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَي الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (تفسیر ابن کثیر)

سورة ص

Chapter-38: (The Letter) Saad

سورۃ ص مکی سورت ہے اور اس میں 88 آیات ہیں۔

شان نزول و پس منظر

اس سورت کی ابتدائی آیات کا پس منظر یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے چچا ابو طالب مسلمان نہ ہونے کے باوجود آپ کی پوری نگہداشت کر رہے تھے، جب وہ ایک بیماری میں مبتلا ہوئے تو قریش کے بڑے بڑے سرداروں نے ایک مجلس مشاورت منعقد کی۔ جس میں ابو جہل، عاص ابن وائل، اسود بن مطلب، اسود بن عبدیغوث اور دوسرے روساء شریک ہوئے۔ مشورہ یہ ہوا کہ

ابو طالب بیمار ہیں، اگر وہ اس دنیا سے گزر گئے اور اس کے بعد ہم نے (محمدؐ کو ان کے نئے دین سے باز رکھنے کے لئے کوئی سخت اقدام کیا تو عرب کے لوگ ہمیں یہ طعنہ دیں گے کہ جب تک ابو طالب زندہ تھے، اس وقت تک تو یہ لوگ محمدؐ کا کچھ نہ بگاڑ سکے، اور جب ان کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے آپ کو ہدف بنالیا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ابو طالب کی زندگی ہی میں ان سے محمدؐ کے معاملہ کا تصفیہ کر لیں تاکہ وہ ہمارے معبودوں کو برا کہنا چھوڑ دیں۔ چنانچہ یہ لوگ ابو طالب کے پاس پہنچے، اور جا کر ان سے کہا کہ تمہارا بھتیجا ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے آپ انصاف سے کام لے کر ان سے کہئے کہ وہ جس خدا کی چاہیں عبادت کریں، لیکن ہمارے معبودوں کو کچھ نہ کہیں۔ حالانکہ رسول اللہؐ خود بھی ان کے بتوں کو اس کے سوا کچھ نہ کہتے تھے کہ بے حس اور بے جان ہیں۔ نہ تمہارے خالق ہیں نہ رازق ہیں۔ ابو طالب نے حضورؐ کو مجلس میں بلوایا، اور آپ سے کہا کہ بھتیجے! یہ لوگ تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم ان کے معبودوں کو برا کہتے ہو۔ انہیں اپنے مذہب پر چھوڑ دو، اور تم اپنے خدا کی عبادت کرتے رہو، اس پر قریش کے لوگ بھی بولتے رہے۔ بالآخر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ چچا جان! کیا میں انہیں اس چیز کی دعوت نہ دوں جس میں ان کی بہتری ہے؟" ابو طالب نے کہا" وہ کیا چیز ہے؟" آپ نے فرمایا" میں ان سے ایک ایسا کلمہ کہلوانا چاہتا ہوں جس کے ذریعہ سارا عرب و عجم ان کے آگے سر نگوں ہو جائے۔ اس پر ابو جہل نے کہا" بتاؤ وہ کلمہ کیا ہے؟ تمہارے باپ کی قسم! ہم ایک کلمہ نہیں دس کلمے پڑھنے کو تیار ہیں" اس پر آپ نے فرمایا" بس لا الہ الا اللہ کہہ دو" یہ سن کر تمام لوگ کپڑے جھاڑ کر (مایوس ہو کر) اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے "کیا ہم سارے معبودوں کو چھوڑ کر صرف ایک کو اختیار کر لیں؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ اس موقع پر سورۃ ص کی یہ آیات نازل ہوئیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

یہ واقعہ حضور اکرم ﷺ کی راہ حق میں استقامت کا ثبوت ہے کہ آپ اپنے مقصد حیات میں کس قدر پختہ تھے اور اس سلسلے میں اپنے عقیدہ اور نظریہ پر کوئی مداہنت اور کمپرومائز نہیں کیا اور ہر سماجی دباؤ کا مقابلہ عالیشان وقار اور عزم و ہمت سے کیا۔

قرآن تذکیر سے بھرپور ہے

وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِؕ

By the Quran, full of reminders!

جس میں تمہارے لئے ہر قسم کی نصیحت اور اچھی باتیں ہیں، جن سے تمہاری دنیا بھی سنور جائے اور آخرت بھی۔

بعض نے ذی الذکر کا ترجمہ شان اور مرتبت والا، کیے ہیں، امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔ دونوں معنی صحیح ہیں۔ اس لئے کہ قرآن عظمت شان کا حامل بھی ہے اور اہل ایمان و تقویٰ کے لئے نصیحت اور درس عبرت بھی۔

داؤدؑ کا ذکر

اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ

اے نبیؐ، صبر کرو اُن باتوں پر جو یہ لوگ بناتے ہیں، اور اِن کے سامنے ہمارے بندے داؤدؑ کا قصہ بیان کرو جو بڑی قوتوں کا مالک تھا ہر معاملہ میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ (ص۔17)

Be patient ˹O Prophet˺ with what they say. And remember Our servant, David, the man of strength. Indeed, he ˹constantly˺ turned ˹to Allah˺.

کہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب نماز، داؤد علیہ السلام کی نماز اور سب سے زیادہ محبوب روزے، داؤد علیہ السلام کے روزے ' ہیں، وہ نصف رات سوتے، پھر اٹھ کر رات کا تہائی حصہ قیام کرتے اور پھر اس کے چھٹے حصے میں سو جاتے۔ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن ناغہ کرتے۔۔۔(بخاری)

اشـراق کی تسبیح اور نمـاز

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِۙ

بے شک ہم نے پہاڑوں کو اس (داؤدؑ) کے تابع کر دیا تھا کہ وہ شام اور صبح (اشراق کے وقت) کو تسبیح کرتے تھے۔ (ص۔18)

Prayer and Glorification after Sunrise

We truly subjected the mountains to glorify with him in the evening and after sunrise.

یہاں اشراق (طلوع آفتاب کے بعد) کی تسبیح کا ذکر ہے۔

یعنی اشراق کے وقت اور آخر دن کو پہاڑ بھی داؤد علیہ السلام کے ساتھ مصروف تسبیح ہوتے اور اڑتے جانور بھی زبور کی قرأت سن کر ہوا ہی میں جمع ہو جاتے اور ان کے ساتھ اللہ کی تسبیح کرتے۔ (سبحان اللہ)

اشراق طلوع آفتاب کے بعد کے وقت کو کہتے ہیں۔

اشراق کے وقت میں نبی کریم ﷺ بھی نماز کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

نمازِ اشراق ایک نفل عبادت ہے۔ اس کی فضیلت میں نبی ﷺ سے متعدد احادیث وارد ہیں۔

ابوزر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہے، چنانچہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمدللہ کہنا صدقہ ہے، لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور اس صدقے سے اشراق کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں۔ (مسلم)

اشراق کی نماز طلوع آفتاب کے کم از کم دس منٹ بعد، کم سے کم دو رکعت ہیں، جیسے عام نماز ادا کی جاتی ہے، اشراق کی نماز کا بھی وہی طریقہ ہے، دل میں نفل نماز کی نیت ہو، اشراق کا لفظ کہنا ضروری نہیں ہے۔

سورۃ ص آیت 24 میں داودؑ کے سجدے کا ذکر

حدیث: سجدھا داودؑ توبۃ ونسجدھا شکراً۔

داودؑ کا سجدہ اللہ کی طرف رجوع اور استغفار کیلئے تھا جبکہ ہم بطور شکر (اس آیت پر) سجدہ کرتے ہیں۔

لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ۔

اے داؤد! بے شک ہم نے آپ کو زمین میں (اپنا) نائب بنایا۔ لہٰذا تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اور خواہش نفس کی پیروی نہ کرو کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں یقیناً اُن کے لیے سخت عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ یوم حساب کو بھول گئے۔ (ص۔26)

˹We instructed him:˺ "O David! We have surely made you an authority in the land, so judge between people with truth. And do not follow ˹your˺ desires or they will lead you astray

from Allah's Way. Surely those who go astray from Allah's Way will suffer a severe punishment for neglecting the Day of Reckoning.

صاحب اختیار لوگوں کے لئے عدل وانصاف کرنے کا حکم

اس آیت میں ذی اختیار لوگوں کو حکم ہو رہا ہے کہ وہ عدل وانصاف مطابق فیصلے کریں ورنہ اللہ کی راہ سے بھٹک جائیں گے اور جو بھٹک کر اپنے حساب کے دن کو بھول جائے وہ سخت عذاب میں مبتلا ہو گا۔

حضرت ابوزرعہ (رح) سے بادشاہ وقت ولید بن عبد الملک نے ایک مرتبہ دریافت کیا کہ کیا خلیفہ وقت سے بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں حساب لیا جائے گا آپ نے فرمایا سچ کہہ دوں؟ خلیفہ نے کہا ضرور سچ ہی بتاؤ اور آپ کو ہر طرح امن ہے۔ فرمایا اے امیر المومنین اللہ کے نزدیک آپ سے بہت بڑا درجہ حضرت داوٗدؑ کا تھا انہیں خلافت کے ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبوت بھی دے رکھی تھی لیکن اس کے باوجود کتاب اللہ ان سے کہتی ہے۔ پھر یہی سورۃ ص کی آیت 26 تلاوت فرمائی: يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ-----۔(ص۔26)

کائنات کو بے مقصد نہیں بنایا گیا

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا

ہم نے اس آسمان اور زمین کو، اور اس دنیا کو جو ان کے درمیان ہے، بے مقصد یا بے کار پیدا نہیں کر دیا۔(ص۔27)

The Universe is purpose built

We have not created the heavens and earth and everything in between without purpose.

اچھے اور برے لوگوں کا انجام ایک جیسا نہیں ہو گا

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۡ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ

کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے برابر کر دیں گے جو (ہمیشہ) زمین میں فساد مچاتے رہے، یا پرہیز گاروں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے؟(ص۔28)

Righteous and Wicked will not be same

Or should We treat those who believe and do good like those who make mischief throughout the land? Or should We treat the righteous like the wicked?

قرآن مسیں غور و فسکر اور تدبر

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے محمدؐ) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل و فکر رکھنے والے اس سے سبق لیں۔ (ص۔29)

Reflection and Contemplation on Qur'an

˹This is˺ a blessed Book which We have revealed to you ˹O Prophet˺ so that they may contemplate its verses, and people of reason may be mindful.

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں جس نے قرآن کے الفاظ حفظ کر لئے اور قرآن پر عمل نہیں کیا اس نے قرآن میں تدبر و غور بھی نہیں کیا لوگ کہتے ہیں ہم نے پورا قرآن پڑھ لیا لیکن قرآن کی ایک نصیحت یا قرآن کے ایک حکم کا نمونہ میں نظر نہیں آتا ایسا نہ چاہیئے۔ اصل غور و خوض اور نصیحت و عبرت عمل ہے۔

ایّوبؑ صبر و استقامت کی مثال

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۗ۔

اور ہمارے بندے ایوبؑ کا ذکر کرو، جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھے سخت تکلیف اور عذاب میں ڈال دیا ہے۔ (ص۔41)

And remember Our servant Job, when he cried out to his Lord, Satan has afflicted me with distress and suffering.

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری اور اس میں ان کا صبر مشہور ہے جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اہل و مال کی تباہی اور بیماری کے ذریعے سے ان کی آزمائش کی جس میں وہ کئی سال مبتلا رہے۔ حتٰی کہ صرف ایک بیوی ان کے ساتھ رہ گئی۔ جو ان کی دیکھ بھال کرتی اور کام کاج کر کے ان کیلیے رزق کا انتظام بھی کرتی۔

اس بیماری کی نسبت شیطان کی طرف اس لئے کی گئی ہے کہ بطور ادب کے ہر نیکی اور خیر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے اور گناہ اور شر کو اپنے نفس کی کمزوری یا شیطان کے وسوسہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

حضرت ایوبؑ کی آزمائش کا ذکر سورۃ انبیاء میں گذر چکا ہے۔

پانی کی نعمت کے ساتھ شفاء

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ

تم اپنا پاؤں زمین پر مارو، یہ (پانی کا) ٹھنڈا چشمہ ہے نہانے کے لئے اور پینے کے لئے۔ (ص۔42)

Cool and Refreshing Water

˹We responded,˺ "Stomp your foot: ˹now˺ here is a cool ˹and refreshing˺ spring for washing and drinking.

اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ان سے کہا کہ زمین پر پاؤں مارو، جس سے ایک چشمہ جاری ہو گیا۔ اس کے پانی سے اللہ تعالیٰ نے انہیں شفاء عطا فرمادی۔

تکلف اور تصنع کی مذمت

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَآ مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔ (ص۔86)

(اے نبیؐ) اِن سے کہہ دو کہ میں اس دعوت و تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، اور نہ میں بناوٹی لوگوں میں سے ہوں۔

وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ: اور میں بناوٹ کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ تکلف اور تصنع شرعاً مذموم ہے۔ چناچہ اس کی مذمت میں بعض احادیث وارد ہوئی ہیں۔

حدیث: بخاری، مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا ارشاد منقول ہے کہ اے لوگو، تم میں سے جس شخص کو کسی بات کا علم ہو تو وہ لوگوں سے کہہ دے، لیکن جس کا علم نہ ہو تو وہ اللہ اعلم کہنے پر اکتفا کر لے، (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے: قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔ (روح المعانی)

قرآن ساری دنیا کیلئے نصیحت ہے

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

یہ قرآن تو تمام جہان کے لیے نصیحت ہے۔(ص۔87)

Qur'an: Reminder for the entire World

It is only a reminder to the whole world.

سورۃ الزمر

Chapter-39: The Groups

حضورؐ اس سورت کی رات کو تلاوت فرماتے

عبادات و اعمال میں اخلاص

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ۔

یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔(زمر۔2)

Indeed, We have sent down the Book to you ˹O Prophet˺ in truth, so worship Allah ˹alone˺, being sincerely devoted to Him.

دین کے معنی یہاں عبادت اور اطاعت کے ہیں اور اخلاص کا مطلب ہے صرف اللہ کی رضا کی نیت سے نیک عمل کرنا۔

آیت، نیت کے وجوب اور اس کے اخلاص پر دلیل ہے۔ حدیث میں بھی اخلاص نیت کی اہمیت یہ کہہ کر واضح کر دی گئی ہے کہ اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے یعنی جو عمل خیر اللہ کی رضا کے لئے کیا جائے گا، (بشرطیکہ وہ سنت کے مطابق ہو) وہ مقبول اور جس عمل میں کسی اور جذبے کی آمیزش ہو گی، وہ نامقبول ہو گا۔

حدیث: اخلص دینک یکفک العمل القلیل۔

اعمال کے اندر اخلاص پیدا کرلو تھوڑا عمل بھی کافی ہو جائے گا۔

اہل حق کیلئے تسلّی

مظاہر فطرت

تخلیقِ کائنات اور اللہ پر ایمان

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ۔

اس نے آسمانوں اور زمین کو برحق (حکمت) پیدا کیا ہے وہی دن پر رات اور رات پر دن کو لپیٹتا ہے اُسی نے سورج اور چاند کو اس طرح مسخر کر رکھا ہے کہ ہر ایک ایک وقت مقرر تک چلے جا رہا ہے جان رکھو، وہ زبردست ہے اور درگزر کرنے والا ہے۔

(زمر۔5)

He created the heavens and the earth for a purpose. He wraps the night around the day, and wraps the day around the night. And He has subjected the sun and the moon, each orbiting for an appointed term. He is truly the Almighty, Most Forgiving.

ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَ نّٰى تُصْرَفُوْنَ

یہی تمہارا رب ہے جو سب قدرت و سلطنت کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر (تخلیق کائنات کی یہ نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی) تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔ (زمر۔6)

That is Allah—your Lord! All dominion belongs to Him. There is no god ˹worthy of worship˺ except Him. How can you then be turned away?

قنوت، قیام الّیل کرنے والے، اللہ کی رحمت کے امیدوار

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں)۔ اِن سے پوچھو، کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو سمجھ رکھتے ہوں۔ (زمر۔9)

˹Are they better˺ or those who worship ˹their Lord˺ devoutly in the hours of the night, prostrating and standing, fearing the Hereafter and hoping for the mercy of their Lord? Say, ˹O Prophet,˺ "Are those who know equal to those who do not know?" None will be mindful ˹of this˺ except people of reason.

قنوت سے مراد یہاں پر نماز کا خشوع خضوع ہے۔ ابن مسعود (رض) کے مطابق قانت کے معنی مطیع اور فرمانبردار کے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس اس کے انتقال کے وقت تشریف لے گئے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کہ تو اپنے آپ کو کس حالت میں پاتا ہے۔ اس نے کہا خوف و امید کی حالت میں یعنی اللہ ربّ العالمین کی رحمت کا امیدوار بھی ہوں لیکن عذاب کا خوف بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے دل میں ایسے وقت یہ دونوں چیزیں جمع ہو جائیں اس کی امید اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے اور اس کے خوف سے اسے نجات عطا فرماتا ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

نیکی کا اجر اور اللہ کی وسیع زمین

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

کہہ دو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے پروردگار سے ڈرو۔ جنہوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان کے لئے بھلائی ہے۔ اور اللہ کی زمین کشادہ ہے۔ جو صبر کرنے والے ہیں ان کو بے شمار ثواب ملے گا۔ (زمر۔10)

Say ˹O Prophet, that Allah says˺, "O My servants who believe! Be mindful of your Lord. Those who do good in this world will have a good reward. And Allah's earth is

spacious. Only those who endure patiently will be given their reward without limit.

دین کی سمجھ، شرح صدر اور اللہ کا نور

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالٰی نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے پس وہ اپنے پروردگار کی طرف سے ایک نور پر ہے(۱) اور ہلاکی ہے ان پر جن کے دل یاد الٰہی سے (اثر نہیں لیتے) بلکہ سخت ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ صریح گمراہی میں (مبتلا) ہیں۔

Can ˹the misguided be like˺ those whose hearts Allah has opened to Islam, so they are enlightened by their Lord? So woe to those whose hearts are hardened at the remembrance of Allah! It is they who are clearly astray.

احسن الحدیث، (زمر۔23)

انّک میّت وانّھم میّتون۔

موت تلخ حقیقت۔ کوئی مستثنیٰ نہیں

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۫

بے شک آپ کو بھی مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔(زمر۔30)

Death is inevitable

You ˹O Prophet˺ will certainly die, and they will die too.

لو کانت الدّنیا تدوم لواحد

لکان رسول اللہ مخلّدا

اگر دنیا میں کوئی ہمیشہ رہ سکتا تو رسول اللہ ﷺ ہمیشہ دنیا میں رہتے۔

کسی نے اسی نکتے کو فارسی میں یوں بیان کیا ہے:

بہ دنیا گر کسے پائندہ بودے

ابو القاسم محمد ﷺ زندہ بودے

یعنی اگر یہ دنیا کسی کیلئے ہمیشہ زندہ رہنے کی جگہ ہوتی تو ابو القاسم محمد ﷺ زندہ ہوتے۔

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:

Mobile: +44 785 3099 327

Email: hafizmsajjad@gmail.com